



سوال

(302) زکوٰۃ کے مال سے تمہیز و تکفین کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

- (1) کیا یہ درست اور صحیح ہے کہ مال زکوٰۃ سے میت کی تمہیز و تکفین جائز نہیں ہے؟
- (2) کیا مال زکوٰۃ کو میت کی فاتحہ اور درود وغیرہ دوسرے کاموں میں خرچ کر سکتے ہیں؟
- (3) کیا مال زکوٰۃ اس میت کی فاتحہ وغیرہ میں خرچ کر سکتے ہیں جس کو مرے ہوئے مدت ہو گئی؟
- (4) کیا انبیاء کرام خصوصاً آنحضرت ﷺ اور اولیاء عظام کی فاتحہ وغیرہ میں مال زکوٰۃ خرچ کر سکتے ہیں؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

(1) ہاں یہ درست اور صحیح ہے کہ مال زکوٰۃ سے کسی میت کی تمہیز و تکفین جائز نہیں ہے ”ولاسخوذاً، ان یخفن بہا میت، ولا یقضی بہا دین المیت، کذا فی التبیان“، (عالمگیری 2: 150).

(2) و (3) و (4) مروجہ فاتحہ یعنی آب و طعام سانسے رکھ کر اس پر ہاتھ اٹھا کر فاتحہ وغیرہ پڑھنا اور اس کا ثواب اموات کو پہنچانا بدعت ہے جس سے اجتناب ضروری ہے، ہاں بغیر اس طریقہ کے اللہ فقراء و مساکین کو کھانا کھلا کر یا کپڑے پہنا کر اس کا ثواب میت کو پہنچانے کی نیت کرنا اور اس کے لیے دعاء مغفرت کرنا بلاشبہ جائز ہے، لیکن مال زکوٰۃ کو کسی میت قدیم یا جدید یا ولی یا نبی یا آنحضرت ﷺ کو ثواب پہنچانے کے لیے خرچ کرنا قطعاً جائز ہے۔ قرآن کریم میں زکوٰۃ کے آٹھ مصرف بیان کئے گئے ہیں۔ **إِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسْكِينِ وَالْعَالِمِينَ عَلَيْنَا وَالْمَوْلَاتُ لِقُلُوبِنَا وَفِي الرِّقَابِ وَالْفَارِسِينَ وَفِي سَبِيلِ اللَّهِ وَابْنِ السَّبِيلِ فَرِيضَةٌ مِنَ اللَّهِ (التوبة: 60)** اور میت کو ثواب پہنچانا ان مصارف ہشتگانہ میں داخل نہیں ہے پس مال زکوٰۃ سے ایصال ثواب اموات ناجائز ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب



فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1 - کتاب الجنائز

صفحہ نمبر 461

محدث فتویٰ